

## 37829-نماز تراویح عشاء سے قبل ہی ادا کر لیں!

سوال

میں مسجد میں داخل ہوا تو تراویح کی بھی آٹھ رکعت ہو چکی تھیں، تراویح ادا کرنے کے بعد میں نے نماز عشاء ادا کی، تو کیا مجھے تراویح کی وہ فوت شدہ آٹھ رکعات بطور قضاۓ پڑھنی چاہیں؟

پسندیدہ جواب

یہ صحیح نہیں کہ آپ نماز عشاء سے قبل تراویح ادا کریں، آپ کے لیے ایسا کرنا ممکن تھا کہ آپ مسجد میں عشاء کی نیت سے جماعت تراویح کے ساتھ شامل ہو جاتے، اور جب دور رکعت کے بعد امام سلام پھر بتا تو آپ اٹھ کر باقی دور رکعات ادا کر لیتے۔

اور پھر قیام اللیل تو عشاء کی نماز کے بعد ہوتا ہے نہ کہ نماز عشاء سے قبل، بلکہ عشاء کی سنت موکدہ پڑھنے کے بعد قیام اللیل کرنا چاہیے، آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف نفل نماز ہے وہ قیام اللیل میں شامل نہیں ہو گئی۔

شیخ عبدالعزیز بن بازر حمد اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جب مسلمان مسجد میں آئے اور تراویح کی جماعت ہو رہی ہو اور اس نے نماز عشاء ادا نہ کی ہو تو کیا وہ ان کے ساتھ نماز عشاء کی نیت سے نماز ادا کر سکتا ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق اسے نماز عشاء کی نیت سے ان کے ساتھ نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور جب امام سلام پھر سے تو اسے اپنی نماز مکمل کرنا ہو گی، کیونکہ صحیح حدیث میں یہ ثابت ہے:

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کرتے اور پھر اپنے محلہ میں آکر لوگوں کو جماعت کروایا کرتے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع نہیں کیا۔ صحیح بخاری و مسلم۔

لہذا یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نفلی نماز پڑھنے والے کے پیچے فرضی نماز پڑھنے والے کی نماز ادا ہو جاتی ہے۔

اور صحیح بخاری میں ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات صلاة خوف ایک گروہ کو دور رکعت پڑھائی اور سلام پھر سی، اور پھر دوسرا گروہ کو بھی دور رکعت پڑھائیں اور سلام پھر سی، تو پہلی دور رکعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض نماز تھی اور دوسری دور رکعت نفل تھیں اور مقتدری صحابہ کرام کی فرضی نماز تھی۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

ویکھیں مجموع فتاویٰ ایشؑ ابن بازر حمد اللہ تعالیٰ (12/181)۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی کہنا ہے :

سنن یہ ہے کہ رمضان البارک اور اس کے علاوہ باقی ایام میں تجد نماز عشاء کی سنن ادا کرنے کے بعد ہونی چاہیئے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا کرتے تھے، اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ تجد مسجد میں ہو یا پھر گھر میں یہ سننوں کے بعد ہی ادا کرنی چاہیئے۔

دیکھیں مجموع فتاویٰ اشیع ابن باز رحمہ اللہ (368/11)۔

اور ہم مسئلہ نماز ترواتح کی قضاۓ کا جو آپ ادا نہیں کر سکے اس میں آپ کو اختیار ہے کہ چاہیں تو ادا کر لیں تو صحیح ہے اور اگر ادا نہ کرنا چاہیں تو پھر بھی آپ پر کوئی گناہ اور حرج نہیں، کیونکہ تراویح نوافل میں شامل ہوتی ہے، باقی نماز پڑھانے کی طرح اس کی قضاۓ واجب نہیں۔

واللہ اعلم۔